

## 82968-شادی نہ کرنے والے کے لیے نصیحت

سوال

میں جوان ہوں اور شادی نہیں کرنا چاہتا مجھے کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

ہمارے عزیز بھائی آپ کو علم ہونا چاہیے کہ شادی کے معاملہ میں سب لوگ ایک جیسے نہیں، چنانچہ شادی کی مشروعیت میں تو سب لوگ برابر ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی بھی یہی ہے، اور پھر یہ ایک شخص کے متعلق دوسرے سے زیادہ یقینی ہو جاتا ہے۔

ابن قدماء رحمہ اللہ کستے میں :

"نكاح اور شادی کے معاملہ میں لوگوں کی تین اقسام ہیں :

پہلی قسم :

وہ لوگ جنہیں کسی حرام اور ممنوع کام میں پڑنے کا خدشہ ہو کہ اگر شادی نہ کی تو غلط کام کا ارتکاب کر پہنچیں گے، عام فحشاء کے قول کے مطابق ان افراد کے لیے نکاح کرنا واجب ہے، کیونکہ ان پر اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھنا اور حرام سے بچانا لازم ہے، اور اس کا طریقہ شادی ہے۔

دوسری قسم :

وہ افراد جن کے لیے شادی مستحب ہے، یہ وہ شخص ہے جسے شوت تو ہے لیکن وہ حرام اور ممنوع کام میں پڑنے سے محفوظ ہے اسے کوئی خطرہ نہیں؛ تو اس طرح کے شخص کے لیے بہتر اور اولی یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو عبادات و نوافل میں مشغول رکھنے کی بجائے شادی کرے، اصحاب الرانے کا قول یہی ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ظاہر قول اور فعل بھی یہی ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر میری عمر کے دس یوم بھی باقی رہ جائیں اور مجھے علم ہو جائے کہ میں اس کے آخری دن مرجاں گا اور میرے اندر نکاح کرنے کی قدرت ہو تو میں فتنہ میں پڑنے کے ڈر سے نکاح ضرور کروں۔

اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ کستے ہیں : مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہنے لگے : کیا آپ نے شادی کر لی ہے ؟

میں نے عرض کیا : نہیں !!

تو وہ فرمائے لگے : شادی کرلو، کیونکہ اس امت میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی عورتیں زیادہ ہوں "۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (5069)۔

اور ابراہیم بن مسروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : مجھے طاؤس کرنے لگے تم شادی ضرور کرو، وگرنہ میں تمیں وہی بات کہوں گا جو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو زواہد کو کہی تھی : مجھے شادی کرنے سے یا تو عجز نے من کیا ہے یا پھر فور نے !!.

تیسرا قسم :

جبے شوت ہی نہ ہو؛ یا تو اس کے لیے شوت پیدا ہی نہ کی گئی ہو مثلاً اس کی آنکھیں نہ ہو بلکہ انہا ہو، یا پھر اسے شوت تو ہو لیکن بڑی عمر کا ہونے کے باعث یا بیماری کے باعث شوت جاتی رہے تو اس شخص کے لیے دو وجہیں ہیں :

پہلی وجہ :

اوپر ہم جو بیان کر رکھے ہیں اس کی عموم کی بناء پر اس شخص کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے۔

دوسری وجہ :

اس کے لیے نکاح نہ کرنا بہتر ہے کیونکہ نکاح کرنے کی مصلحت ہی حاصل نہیں ہوگی، اور وہ اپنی بیوی کو کسی دوسرے کے ساتھ شادی کر کے عفت و عصمت حاصل کرنے سے روکنے کا باعث بنتے گا، اور اپنے لیے بیوی کو روک کر اسے نقصان دے گا، اور اپنے آپ کو ایسے واجبات اور حقوق کے سامنے رکھے جن کی ادائیگی اس کے لیے مشکل ہوگی اور انہیں ادا نہیں کر سکے گا، اور وہ علم اور عبادات کی بجائے ایسے کام میں مشغول ہو جائیگا جس میں کوئی فائدہ نہیں۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"امام احمد کی ظاہر کلام یہ ہے کہ : اخراجات کی استطاعت رکھنے اور نہ رکھنے والے میں کوئی فرق نہیں، اور ان کا کہنا ہے : انسان کو شادی کرنی چاہیے اگر اس کے پاس خرچ کرنے کے لیے ماں ہو تو خرچ کرے اور اگر نہ ہو تو صبر کر لے ..."

یہ تو اس شخص کے حق میں ہے جس کے لیے شادی کرنا ممکن ہو، لیکن جس کے لیے شادی کرنا ممکن نہیں تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

**[اور ان لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنادے]۔** انتہی

دیکھیں : المفہی ابن قدامة (9/344-341) اختصار اور کمی و بیشی کے ساتھ۔

اس لیے ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ نے شادی کیوں نہیں کی اور اس کا سبب کیا ہے :

اگر تو آپ کا خیال ہے کہ شادی نہ کرنا اللہ رب العالمین کے قرب کا باعث ہے، اور آپ سمجھتے ہیں کہ جب شادی نہیں کر گئے تو اس طرح آپ کا اللہ کے ہاں درجہ اور مرتبہ بلند ہو جائیگا تو اس صورت میں آپ غلطی پر ہیں اور آپ کے گھنگار ہونے کا خدشہ ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں :

"تمین شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس گھر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات کے متعلق دریافت کرنے لگے :

جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے گویا اپنی عبادت کم بھی تو کہنے لگے کہاں ہم اور کماں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دے یہیں ان میں ایک کہنے لگا:

میں ہمیشہ ساری رات نماز ادا کرتا رہوں گا، اور دوسرا کہنے لگا: میں ساری عمر روزہ رکھوں گا اور بھی نہیں چھوڑوں گا، اور تیسرا کہنے لگا: میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے بھی شادی نہیں کروں گا.

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہیں اس کے متعلق بتایا گیا آپ ان کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم ہی ہو جنوں نے ایسے ایسے کہا ہے؟

اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کی ڈر اور خشیت رکھتا ہوں اور تقویٰ والا ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، میں رات کو سوتا بھی ہو اور نماز بھی ادا کرتا ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادی بھی کی ہے، چنانچہ جو کوئی بھی میری سنت اور طریقہ سے بے رغبتی کریگا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (5063) صحیح مسلم حدیث نمبر (1401).

مزید آپ سوال نمبر (34652) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر آپ جنسی رغبت نہ ہونے کی وجہ سے شادی نہیں کرنا چاہتے، یا پھر آپ کا خیال ہے کہ شادی کے بعد حقوق زوجیت کی ادائیگی نہیں کر سکیں گے، اور آپ کو یہی کے حقوق پورے کرنے میں کوتاہی کا خدشہ ہے تو پھر ہم آپ سے یہ کہیں گے کہ:

اس صورت میں آپ کے لیے شادی نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آپ اپنے خیالات اور گمان اور وہم پر اعتماد مت کریں بلکہ اس سلسلہ میں آپ کو کسی تجربہ کا روا راست پیش کرو اور ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کریں، اور اس سے کوئی نصیحت طلب کریں کیونکہ وہ ڈاکٹر آپ کی حالت کی تشخیص کر سکتا ہے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس آپ کے لیے کوئی ایسا علاج اور نصیحت ہو جو آپ کے خیال میں بھی نہیں، اس لیے آپ ڈاکٹر کے پاس جانے میں تردد مت کریں، اور نہ ہی آپ کے لیے ایسا کرنے میں شرم و حیاء آڑے آئے، کیونکہ علاج میں شرمنا اور حیاء نہیں کرنی چاہیے۔

لیکن اگر آپ فقر و فاقہ اور ٹنگ دستی کا ڈر رکھتے ہیں، اور گھر یا اخراجات اور امور کو حل کرنا ممکن نہیں تو میں آپ سے یہ کہوں گا کہ: صحیح اور قریب کی راہ اختیار کریں، اور آپ کو فیاعت عفت پر عمل کرتے ہوئے اللہ پر توکل و بھروسہ رکھ کر اللہ پر حسن ظن رکھیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے عفت و عصمت حاصل کرنے کے لیے شادی کرنے والا شخص جو حلال چاہتا ہے کی مدد و نصرت کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تین قسم کے افراد کا حق ہے کہ اللہ ان کی مدد و نصرت فرماتے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی، اور وہ مکاتبہ کرنے والا گلام جو ادا ٹنگی کرنا چاہتا ہو، اور وہ شخص جو عفت و عصمت کے حصول کے لیے شادی کرنا چاہتا ہو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1655) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

اور اگر آپ کے پاس کوئی ایسا کام ہے جبے آپ پورا کرنا چاہتے ہیں یعنی کوئی کورس کرنا چاہتے ہیں یا پھر کوئی پراجیکٹ وغیرہ پورا کرنا چاہتے ہیں، اور آپ کہتے ہیں کہ میں پہلے اسے پورا کروں گا اور پھر اس کے بعد شادی کروں گا۔

تو ہم آپ کو کہنے گے کہ آپ یہ علت بیان کر کے شادی کو کیوں پھوڑ رہے ہیں؟

کیونکہ شادی اس کو پورا کرنے میں بھی بھی مانع نہیں ہوئی بلکہ غالب طور پر تو یہ اس میں تشنج پیدا کرتی ہے اور اس پر ابھارتی ہے، بلکہ یہ تو ایک شیطانی وسوسہ ہے جو اس نے بہت سارے نوجوانوں کے دل میں ڈال رکھا ہے حتیٰ کہ ہمارے معاشرے کی ثقافت و عادات بن چکی ہے، آپ سنیں گے کہ بہت سارے لوگوں نے اپنی بیٹی یا بیٹے کی شادی صرف انہی دعووں کی نظر کر دی اور اس میں اتنی تاخیر کر دی کہ وہ شادی کی عمر ہی کھو بیٹھے، اور معاشرہ ایک غیر شادی شدہ ہی بن کر رہ گیا

جس میں شادی کی عمر ختم ہو جانا اور شادی میں تاخیر جیسے مرض بن گئے، اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی نسل کے مسلمانوں میں نہ ترقی اور نہ ہی کسی کام کی تکمیل میں شادی رکاوٹ بنی بلکہ وہ تو شادی جلد کرتے اور اس میں کسی بھی قسم کی تاخیر سے کام نہیں لیتے تھے، اور اس کے باوجود ان کے کام اور مہاجرات و ترقی اور کام کی تکمیل پورے طور پر ہوتی رہی۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کستہ ہیں:

"شادی جلد کرنا واجب ہے، نہ تو کوئی نوجوان لڑکا پڑھائی و تعلیم کی بنا پر شادی میں تاخیر کرے، اور نہ ہی کوئی نوجوان لڑکی تعلیم کی بنا پر شادی سے رکے، کیونکہ شادی کسی چیز میں مانع نہیں، اس لیے نوجوان لڑکے لئے شادی کر کے اپنے دین و عزت اور عفت و عصمت کو محفوظ رکھنا ممکن ہے اس سے اس کی آنکھوں میں شرم و حیا پیدا ہوتی ہے اور آنکھیں نچھی ہو جاتی ہیں۔

شادی میں بہت ساری مصلحتیں پائی جاتی ہیں، خاص کر اس دور حاضر میں جو فتنہ و فساد سے بھرا ہوا ہے، اور شادی میں تاخیر کرنے سے نوجوان لڑکے اور لڑکی پر بہت نقصانات مرتب ہوتے ہیں، اس لیے ہر نوجوان لڑکے اور لڑکی کو اگر مناسب اور کفون کارثہ ملتا ہے تو اسے جلد از جلد شادی کرنی چاہیے" انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ ابن باز (20/421).

پھر اس سب کچھ کے بھی اوپر یہ ہے کہ:

اگر آپ کو یہ علم جائے کہ شادی کرنے سے آپ کا نصف دین محفوظ ہو جاتا ہے تو پھر کیا رد عمل ہو گا:

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جسے نیک و صالح یوں عطا فرمادے تو اس نے اس کے نصف دین پر معاونت کر دی، تو باقی آدھے میں اسے اللہ کا تقوی اختیار کرنا چاہیے"

اسے امام حاکم نے المستدرک (2/175) میں صحیح سنہ کے ساتھ نقل کیا ہے، لیکن بخاری و مسلم نے روایت نہیں کیا، اور التخریص میں امام ذہبی رحمہ اللہ کستہ ہیں: یہ صحیح ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب (2/192) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

اور اگر آپ کو یہ علم ہو جائے کہ آپ کا شادی کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر عمل پیرا ہونا ہے تو آپ کیا کہیں گے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اے نوجوان کی جماعت! تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظروں کو نیچا کر دیتی ہے، اور شرمگاہ کے لیے عفت کا باعث ہے" صیحہ بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400).

اور پھر اگر یہ بھی آپ کو علم ہو جائے تو کیا ہو گا کہ نیک و صالح اولاد آپ کے لیے صدقہ جاریہ بن جائیگا جب آپ اولاد کی اخلاق و ایمان پر تربیت کریں، اور جب اللہ سے اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت رکھیں تو یہ شادی کرنا بھی آپ کے لیے اجر و ثواب کا باعث بنے گی، اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (8891) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور پھر آپ شادی کر کے اپنے آپ کو محفوظ بنائیں گے اور اپنی نظروں کو نیچا کریں گے، اور آپ اپنے لیے شیطان کا سب سے بڑا دروازہ بند کر دیں گے جس میں سے وہ داخل ہو کر انسان کو گمراہ کرتا ہے، ہو سکتا ہے اس خطرے کو آپ اس وقت محسوس نہیں کر رہے، لیکن فتنہ تو وہاں سے آتا ہے جہاں انسان شعور بھی نہیں رکھتا، اس لیے اس دروازوں کے لکلنے سے قبل جی اسے بند کرنے کی حرکت رکھنی چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میں نے اپنے بعد عورتوں کے علاوہ کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے لیے سب سے زیادہ نقصاندہ ہو"

صیحہ بخاری حدیث نمبر (5096) صحیح مسلم حدیث نمبر (2741).

ہمارے عزیز بھائی! شادی میں اطمینان و سکون اور راحت پائی جاتی ہے، اور یہ دنیا کا سب سے بہتر نفع ہے، اور شادی میں وہ کچھ ہے جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے نشانیاں بنائی ہیں، اور اسے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے تاکہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عظیم قدرت کے متعلق سوچیں اور غور کریں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[...] اور اس کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے تمہاری ہی جس سے یوں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، یعنیاً اس میں خود و فخر کرنے والوں کے لیے بہت ساری نشانیاں ہیں۔ الرؤم (21).

تو یہاں کے بعد بھی کچھ باقی رہ جاتا ہے جو آپ چاہتے ہیں؟!

آپ یہ نہیں عزم کرتے ہوئے اللہ پر بھروسہ اور تو کل کریں اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کی مد کریگا، اور آپ کے لیے نیک و صالح یہی مہیا کر دیگا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں آپ کی معاون کر گی، اور آپ کو نیک و صالح اولاد فرمائیگا جو آپ کے لیے روزی قامت کے لیے زخیرہ و توشہ بن جائیگی۔

مزید آپ سوال نمبر (6254) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔